سوال

(76) صدقہ'عشر'زکوٰۃ وغیرہ کے اتنا عی مصارف۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گاؤں والے صدقہ زکوٰۃ عشر اورچرم قربانی جمع کر کے ایک یا دو مدرس رکھ کرگاؤں کے بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں، کیا اس مدرسہ میں مالداروں کے بچے بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، اور کیا اس قسم کے مال کو مسجد میں بھی لگایا جا سکتا ہے، یا اپنی ہی مسجد کے لیے منع کیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نفلی صدقات وخیرات اور فریضہ عشر وزکوٰۃ اورچرم ہائے قربانی، ان تینوں کا حکم ایک نہیں ہے، یہ معلوم ہے کہ قربانی اور ہدی میں فرق ہے، بنا بریں قربانی کی کھال فقراء و مساکین کے لیے مخصوص نہیں ہو گی، قربانی کرنے والا خود بھی اس کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے، اور دوسرں کو ہدیہ بھی کر سکتا ہے، اور مہدی الیہ و موہوب لہٗ اس کو اپنی ضروریات کے علاوہ تمام مصالح اور رفاہ عام کے کاموں میں بھی صرف کر سکتا ہے، اور طلبہ کے وظائف، مدرسین کی تنخواہوں اور مدارس کی تعمیر و ترمیم پر بدرجہ اولیٰ خرچ کر سکتا ہے، علامہ محب الدین الخطیب العواصم بن القواضم کے مقدمہ ص ۲۶ میں قاضی ابو بکر بن العربی مالک قاضی اشبیلیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

((کان ابن العربی اول من خطر علی بالہ الاستقادۃ من جلود الاضاحی فی المصالح العامۃ محض الناس علی ان یتبر عوا بجلود اضا حیھم لبنا، ہذا الرسول (ای سور اشبیلیۃ) فکان فی ذلک موفقا الا ان اعداء ہ و صبغضی طریقۃ اثار والعامۃ علیہ باسا لیھم الخبیثۃ الخ))

نفلی صدقات وخیرات محض اختیاری ہوتے ہیں، اور صرف فقراء و مساکین کو دیئے جاتے ہیں، اور اس کے دینے سے محض اخروی ثواب مقصود ہوتا ہے، کوئی دنیاوی منفعت مطلوب نہیں ہوتی۔ پس نفلی صدقہ کرنے والوں کو اپنی خیرات کی رقم کو اپنے بچوں کی تعلیم پر یا غریب کے بچوں کی تعلیم پر یا غریب ملازم کی تنخواہ میں صرف کرنا صدقہ اور خیرات کے مفہوم اور موضوع شرعی کو مسخ کر دینا ہے، فرض زکوٰۃ کا مصرف قرآن میں موجود ہے، جو علماء اہل حدیث (سبیل اللہ) کو مطلق وجوہ خیر پر محمول کرتے ہیں، وہ زکوٰۃ عشر کو مدرس کی تنخواہ اور تعمیر مدرسہ و مسجد وغیرہ میں صرف کرنے کو جائز بتاتے ہیں، اور جو اس کو جہاد بالسیف پر محمول کرتے ہیں، ان کے نزدیک اموال زکوٰۃ و عشر کا جہاد اور اس کی ضروریات کے علاوہ دوسرے غیر منصوص وجوہ خیر میں صرف کرنا جائز نہیں وہذا ہوالراجح عندی۔

بعض علماء اہل حدیث کا خیال ہے کہ زکوٰۃ و عشر کی رقم سے جس مدرس کو مستقلاً غرباء کے بچوں کو تعلیم کے لیے تنخواہ دی جائے، تو زکوٰۃ دہندگان کے بچے تبعاً اس مدرس سے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، ولا یخفیٰ ما فیہ

ہر شخص پر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت صحت ولباس کا انتظام ضروری ہے جب عشر وزکوٰۃ بچوں کو کھلانا جائز نہیں تو ان کی روحانی ودماغی غذا پر بھی صرف کرنا جائز نہ ہوگا۔

زکوٰۃ و عشر نہ اپنی مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے، نہ دوسری مسجد پر۔ مسجد اور اس کی ضروریات زکوٰۃ کے مصرف میں داخل نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مولانا عبید اللہ رحمانی

مبارکپوری) (ترجمان دہلی جلد ٦ شمارہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 177-178

محدث فتویٰ